اور علم و عمل کی رفعتوں پر متمکن ہوئے۔

مولانا عبدالواحد سلفی مرحوم ۱۳۳۳ھ کو بلدہ علم دہلی میں پیدا ہوئے۔ گھر کا ماحول خالص دینی تھا' گھر میں ہی علم کی نہر جاری تھی۔ آپ کے والد مکرم مولانا عبدالوہاب صدری شاگرد رشید شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی نے مدرسہ دارالکتاب و السنۃ دہلی میں مسند علم آراستہ کر رکھی تھی۔ ہزاروں تشنگان علوم قرآن و سنت اس چشمہ صافی سے سیراب ہو رہے تھے۔ چنانچہ مولانا مرحوم نے بھی ابتدائی دینی تعلیم کا آغاز اپنے آبائی مدرسے سے کیا۔ ابواب الصرف وغیرہ اپنے والد مکرم مولانا عبدالوہاب رحمہ اللہ علیہ سے پڑھی۔ اس کے بعد حدیث اور تفسیر کی کتابیں مولانا عبد الجلیل خان جھنگوی رحمہ اللہ علیہ اور برادر اکبر شیخ القرآن مولانا عبدالستار محدث دہلی سے پڑھیں۔ مولانا عبدالجلیل محدث سامرودی مرحوم کے پاس بھی کچھ عرصہ رہ کر علم حدیث حاصل کیا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد اپنے مادر علمی مدرسہ دارالکتاب و السنۃ میں تدریس شروع کر دی۔ یہ سلسلہ جاری تھا کہ ۱۹۴۷ء میں تحریک آزادی کے سبب ہندوستان میں خونریز فسادات شروع ہو گئے۔ ان ہنگاموں میں دہلی بھی آگیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس بلدہ علم کے مدارس اور مسجدیں ویران ہو گئیں۔ کل تک جو شہر علم و ادب کا گہوارہ تھا اب وہاں ویرانی اور وحشت نے ڈیرے ڈال لئے تھے۔ قیام پاکستان کے وقت دہلی کا یہ منظر انتہائی دردناک تھا۔ اس مرحلے پر مولانا عبدالستار دہلوی اہل جماعت کا ایک قافلہ لے کر کراچی پاکستان آ گئے۔ مولانا عبدالستار مرحوم دہلی سے آتے وقت مولانا عبدالواحد سلفی مرحوم کے ذمے یہ کام لگا آئے کہ وہ اپنے کتب خانے کی تمام کتب کارٹونوں میں بھر کر بمبئی پہنچا دیں۔ ایجنٹ سے پہلے ہی بات ہو چکی تھی۔ لہٰذا مولانا عبدالواحد دہلوی مرحوم نے مفوضہ ذمہ داری کو احسن طریقے سے نبھایا۔ چنانچہ بمبئی سے بحری جہاز کے ذریعے کتب خانے کی تمام کتب صحیح سلامت کراچی پہنچ گئیں۔ اب جبکہ مولانا

مرحوم تفویض کردہ تمام ذمہ داریاں پوری کر چکے تو انہوں نے کراچی پاکستان کا قصد کیا لیکن اس موقع پر دہلی میں جو چند احباب جماعت رہ گئے تھے انہوں نے روک لیا اور وہ کہنے لگے کہ یہاں صدر ہی میں آپ کا مدرسہ ہے اور مسجد بھی ہے آپ کے جانے سے یہ ویران ہو جائے گا۔ یہاں کتاب و سنت کا کام ہو رہا ہے اسے جاری رکھئے۔ لہٰذا احباب جماعت کے اصرار پر مولانا صاحب وہیں رہ گئے۔ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۷ء میں انہوں نے از سر نو دہلی میں دعوت و تبلیغ اور درس و تدریس کا کام شروع کیا۔ مدرسہ دارالکتاب و السنہ کا تمام انتظام و انصرام ان کے ذمے تھا۔ انہوں نے تادم زیست اس ذمہ داری کو احسن طریقے سے نبھایا۔ ان کی للھیت' نیکی' اخلاص اور محنت کا ثمرہ ہے کہ آج جماعت کی یہ قدیم درسگاہ صدر بازار دہلی میں قائم و دائم ہے اور وہاں تعلیم و تعلم اور درس و تدریس کا کام اچھے طریقے سے چل رہا ہے۔

مولانا عبدالواحد سلفی مرحوم ایک منجھے ہوئے تجربہ کار مدرس تھے۔ عربی زبان و ادب اور علوم و فنون پر وسیع نظر اور معلومات رکھتے تھے۔ آپ اپنے مدرسے میں شیخ الحدیث کے منصب جلیلہ پر فائز تھے۔ سینکڑوں طلبہ نے ان سے اکتساب علم کیا۔

مولانا مرحوم اچھے واعظ اور خطیب بھی تھے۔ توحید' سنت رسولؐ اور اتباع رسولؐ ان کے من پسند موضوع تھے۔ جب ان موضوعات پر وعظ کہتے تو مدلل اور جامع گفتگو کرتے۔ دوران وعظ جب آیات قرآن تلاوت کرتے تو سماں باندھ دیتے۔ مجھے ایک ہی بار ان کا خطبہ جمعہ سننے کا اتفاق ہوا۔ آواز میں بے پناہ اثر تھا' فصاحت و بلاغت کے اونچے درجے پر فائز تھے۔ جو بات زبان سے نکلتی لوگوں کے دلوں میں اترتی جاتی اور وہ بے حد متاثر ہوتے۔ گویا ؎

دلوں کو کرتی تھی تسخیر گفتگو اس کی
ہر اک شخص کو رہتی تھی آرزو اس کی

مولانا عبدالواحد مرحوم بڑے ذہین و فطین اور حاضر جواب مناظر بھی تھے، ذہن اخاذ اور رسا پایا تھا۔ گفتگو کرنے کے فن سے پوری طرح واقف تھے۔ ایک بار صدر بازار دہلی کے ایک حنفی مقلد بٹن والے کے ساتھ مناظرہ بھی کیا تھا۔ جس میں فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ زیربحث تھا۔ مولانا صاحب اس مناظرے میں پوری طرح کامیاب و کامران ہوئے۔

تحریر و نگارش سے بھی ان کو شغف تھا۔ "نور ہدایت" کے نام سے ایک ماہانہ رسالہ بھی جاری کیا۔ اس کے سرپرست شیخ الاسلام مولانا عبدالجلیل خاں سامرودی مرحوم تھے۔ جبکہ ایڈیٹر اے۔ آر۔ انیس جامعی دہلوی اور نگران خود ہی تھے۔ اس رسالے میں آپ کی کئی تحریریں شائع ہوئیں۔ اس کے علاوہ آپ صحیفہ اہل حدیث میں بھی لکھتے رہتے تھے۔ انداز تحریر سنجیدہ اور عام فہم تھا۔

تالیف و تصانیف میں آپ کی خدمت یہ ہے۔

۱۔ رکوع کی رکعت

۲۔ آٹھ تراویح

۳۔ مسبوق کی امامت

۴۔ دوران جماعت صف میں اکیلے نماز پڑھنا

مولانا مرحوم صاحب اولاد تھے۔ آپ کے چھ بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ بڑے صاحبزادے مولانا عبدالماجد سلفی صاحب دہلی میں ہی رہتے ہیں۔ اپنے مدرسے میں شیخ الحدیث ہیں۔ مدینہ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہیں۔ اچھے نیک، متدین اور صالح عالم دین ہیں۔ اپنے والد مرحوم کے صحیح علمی وارث ہیں۔ ایک صاحبزادے عبدالوارث فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ عبدالواجد سلفی جامعہ ستاریہ میں مدرس ہیں۔ باقی اولاد بھی کراچی میں قیام پزیر ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام سے نوازے۔ آمین یا رب العالمین

مولانا عبدالواحد مرحوم بڑے ذہین و فطین اور حاضر جواب مناظر بھی تھے' ذہن اخاذ اور رسا پایا تھا۔ گفتگو کرنے کے فن سے پوری طرح واقف تھے۔ ایک بار صدر بازار دہلی کے ایک حنفی مقلد بٹن والے کے ساتھ مناظرہ بھی کیا تھا۔ جس میں فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ زیر بحث تھا۔ مولانا صاحب اس مناظرے میں پوری طرح کامیاب و کامران ہوئے۔

تحریر و نگارش سے بھی ان کو شغف تھا۔ "نور ہدایت" کے نام سے ایک ماہانہ رسالہ بھی جاری کیا۔ اس کے سرپرست شیخ الاسلام مولانا عبدالجلیل خاں سامرودی مرحوم تھے۔ جبکہ ایڈیٹر اے۔ آر۔ انیس جامعی دہلوی اور نگران خود ہی تھے۔ اس رسالے میں آپ کی کئی تحریریں شائع ہوئیں۔ اس کے علاوہ آپ صحیفہ اہل حدیث میں بھی لکھتے رہتے تھے۔ انداز تحریر سنجیدہ اور عام فہم تھا۔

تالیف و تصانیف میں آپ کی خدمت یہ ہے۔

۱۔ رکوع کی رکعت

۲۔ آٹھ تراویح

۳۔ مسبوق کی امامت

۴۔ دوران جماعت صف میں اکیلے نماز پڑھنا

مولانا مرحوم صاحب اولاد تھے۔ آپ کے چھ بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ بڑے صاحبزادے مولانا عبدالماجد سلفی صاحب دہلی میں ہی رہتے ہیں۔ اپنے مدرسے میں شیخ الحدیث ہیں۔ مدینہ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہیں۔ اچھے نیک' متدین اور صالح عالم دین ہیں۔ اپنے والد مرحوم کے صحیح علمی وارث ہیں۔ ایک صاحبزادے عبدالوارث فوت ہو چکے ہیں۔ جبکہ عبدالواجد سلفی جامعہ ستاریہ میں مدرس ہیں۔ باقی اولاد بھی کراچی میں قیام پزیر ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام سے نوازے۔ آمین یا رب العالمین